

31234 - اشیاء کی خریداری کر کے قیمت ادا نہیں کی

سوال

میرے خاوند نے ویزا کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ کفار سے کچھ اشیاء خریدیں اور قیمت کی ادائیگی نہیں کی تو کیا یہ چوری شمار ہوگی؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جو کوئی بھی خریداری کرے اور اس کی قیمت ادا نہیں کرتا تو بلاشک و شبہ وہ ان اشیاء کا چور شمار ہوگا، اور چوری کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے، شریعت اسلامیہ نے دایاں ہاتھ کاٹنا اس کی حد مقرر کر رکھی ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت ان دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کے اعمال کا بدلہ اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے سزا ہے المائدة (38)

اور شریعت اسلامیہ نے چوری کرنے والے پر حقداروں کے حقوق کی ادائیگی واجب کی ہے، اور جو یہ حقوق ادا نہیں کرتا اسے ذلت و رسوائی اور سزا ملے گی.

ابوحمید ساعدي رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم نے فرمایا:

اللہ کی قسم تم میں سے جو کوئی بھی کوئی ناحق چیز لے گا وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اس نے وہ چیز اٹھا رکھی ہوگی، تم میں سے کوئی ایک اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اس نے اونٹ اٹھا رکھا ہوگا وہ اونٹ آواز نکال رہا ہوگا، یا پھر گائے اٹھائی ہوئی گی اور اس کی آواز ہوگی یا بکری وہ بھی ممنا رہی ہوگی.

پھر رسول کریم صلي الله عليه وسلم نے اپنا ہاتھ بلند کیا حتیٰ کہ ان کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور وہ یہ فرما رہے تھے: اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ صحیح بخاری حدیث نمبر (6578) صحیح مسلم حدیث نمبر (1832) .

اس شخص کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ اسے جو بھی طریقہ مناسب معلوم ہو اس طریقہ سے مال واپس کرے اور اپنا آپ ظاہر بھی نہ کرے، اور اگر مسروقہ چیز کسی ایسی جگہ کی ہو جہاں وہ پہنچانی ممکن نہ ہو یا پھر چوری کرنے والے کے لیے اس جگہ کی تعیین کرنی مشکل ہو جائے: تو اس صورت میں اسے چاہیے کہ وہ مالک کی جانب سے اس

کی قیمت صدقہ کردے۔

اور اگر مالک کو معلوم ہو جائے تو چوری کرنے والے کو چاہیے کہ وہ مالک کو اپنی جانب سے صدقہ کرنے یا رقم واپس لینے کا اختیار دے، اگر مالک صدقہ اختیار کر لے تو اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا وگرنہ اسے اس کی قیمت ادا کرنا ہو گی اور صدقہ توبہ کرنے والے کی جانب سے ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ سچی توبہ کرے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اگر اس نے کسی شخص یا پھر کسی ادارے کا مال چوری کیا ہو تو آپ پر واجب ہے کہ اس سے رابطہ کریں اور اسے کہیں کہ میرے ذمہ آپ کا اتنا مال ہے، اور پھر آپ دونوں کے مابین صلح صفائی سے جو اتفاق ہو اس پر عمل کریں۔

لیکن ہو سکتا ہے کہ انسان کے لیے ایسا کرنا مشکل ہو اور مثلاً اس کے لیے اس شخص کے پاس جا کر یہ کہنا ممکن نہ ہو کہ میں نے آپ کی فلاں چیز چوری کی تھی اور یہ یہ چیز اٹھائی تھی، تو اس حالت میں کسی دوسرے طریقہ سے اس تک اس کی قیمت پہنچائی جاسکتی ہے، یعنی اس کے کسی دوست کو یہ رقم دے اور اسے کہے کہ یہ فلاں آدمی کی ہے اور اسے سارا قصہ اور ماجرا سنا دے اور کہے کہ اب میں نے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے کاموں سے توبہ کر لی ہے، اس لیے میری گزارش ہے کہ آپ اس تک یہ رقم پہنچا دیں ۔

اور جب وہ ایسا کرتا ہے تو اسی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راہ بنا دیتا ہے الطلاق (2)

اور دوسری آیت میں فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے الطلاق (4)

اور اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ آپ نے ایسے شخص کی چوری کی جس کے بارہ اب آپ کو کوئی علم نہیں اور نہ ہی آپ یہ جانتے ہیں کہ وہ کہاں رہتا ہے: تو یہ پہلے سے بھی آسان ہے، اس لیے آپ کے لیے مالک کی جانب سے صدقہ کرنا ممکن ہے اور اس طرح آپ اس سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔

سائل نے جو قصہ ذکر کیا ہے اس جیسے معاملہ سے یقیناً انسان کو دور رہنا اور اجتناب کرنا چاہیے؛ اس لیے کہ ہو سکتا ہے وہ طیش اور بے وقوفی کی حالت میں ہو اور چوری کر لے اور کوئی اہتمام نہ کرے اور جب اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمائے تو اس کے لیے اس سے خلاصی حاصل کرنے میں مشکل پیش آئے۔

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (4 / 162)

اور مستقل فتويٰ کمیٹی کے علماء کرام کا ایسے سپاہی کے بارہ میں جس نے کسی شخص کا مال چوری کیا ہو کہنا ہے کہ:

اگر تو اسے اس شخص کا علم ہو یا پھر وہ کسی ایسے شخص کو جانتا ہو جسے وہ شخص معلوم ہے تو اس کے لیے اس شخص کی تلاش ضروری ہے تا کہ وہ اس تک اس کی چاندی اس کے سپرد کر سکے یا پھر اس کے برابر رقم دے یا پھر ان کا جس پر اتفاق ہو وہ اس کے سپرد کرے .

اور اگر وہ اس شخص کو نہیں جانتا یا پھر وہ اس کی تلاش سے ناامید ہو تو وہ مالک کی جانب سے وہ چاندی یا اس کے برابر رقم صدقہ کر دے، اور اگر صدقہ کرنے کے بعد اسے وہ شخص مل جاتا ہے تو اس نے جو کچھ کیا ہے اسے اس کی خبر دے اگر تو مالک اس کی اجازت دیتا ہے تو بہتر اور اگر وہ اس کی مخالفت کرتا اور اپنی رقم کا مطالبہ کرے تو وہ اس کا ضامن ہوگا اور اسے وہ رقم ادا کرنا ہوگی تو اس طرح صدقہ اس کی اپنی جانب سے ہوگا، اور اس کے ساتھ ساتھ اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرے اور مالک کے لیے دعا کرتا رہے.

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (4 / 165)

واللہ اعلم .